Page # 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ البقرہ
رکوع نمبر 13
آیات 104-112

سوال ۔ اس رکوع سے یہود کے کونسے تین شوشے ہمارے سامنے آئے ؟

جواب ۔ پہلا شوشہ ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں INTRUPT کرتے تھے ۔

دوسرا شوشہ ۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی ۔ اس میں نقص نکالتے تھے ۔

تیسرا شوشہ ۔ بے جا سوالات کیا کرتے تھے

سوال ۔ آیت نمبر 104 میں "یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کہہ کر کیسے پکارہ ہے ؟

جواب ۔ "یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ" اصحاب اکرام کے لیئے بطورِ خاص آیا ہے ۔ کیونکہ وہ اس محفل میں موجود تھے ۔

سوال ۔ اللہ سبحان تعالیٰ نے نام کی بجائے اُن کی صفت سے کیوں پکارہ ؟

جواب ۔ 1 ۔ جسکو پکارہ جارہا ہے وہ خوشی محسوس کرتا ہے ۔

2 ۔ جس نے بلایا ہے اور جسکو بلایا ہے ان دونوں میں قربت ہوتی ہے ۔

3 ۔ جسکو پکارا جاتا ہے وہ سننے کے لیئے تیار ہو جاتا ہے ۔

سوال ۔ یہود کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آنے کا کیا مقصد ہوتا تھا ؟

جواب ۔ یہود اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں علم کے حصول کے لیئے نہیں بلکہ جاسوسی کے لیئے آتے تھے ۔

سوال ۔ "رَاعِنَا" کا کیا مطلب ہے ؟

جواب ۔ اسکا مطلب "ہماری رعایت کریں" اس سے بولنے والے کو پتہ چل جاتا کہ اِن کو کوئی بات پوچھنی ہے ۔ لحاظ وہ خاموش ہو جاتے ۔ یا دوبارہ اُس بات کو دوہرا دیتے ۔

سوال ۔ راعینا کا کیا مطلب ہے ؟

جواب ۔ اس کے دو مطلب تھے ۔

1 ۔ عربی میں چرواہے کو کہتے ہیں

2 ۔ گالی تھی جیسے او احمق ۔ او بدھو

آیت نمبر ۱۰۴

سوال۔ اللہ سبحان تعالیٰ نے یہود کی گستاخی کے جواب میں مسلمانوں کو کیا حکم دیا ؟

جواب۔ اللہ سبحان تعالیٰ نے اصحابہ اکرام کو حکم دیا کہ "**رَاعِنَا**" نہ کہو بلکہ "**اُنْظُرْنَا**" کہو۔

بلکہ غور سے سنو۔ حالانکہ راعنا میں کوئی برائی نہیں تھی بلکہ سدِ ذریعہ کی ایک مثال ہے

راعنا لیٹر کرنا راعینا کو۔ اسلام ہر اُس ذریعے کو بند کرنے کا قائل ہے۔ جہاں سے برائی آنے کا خطرہ ہو۔

سوال۔ اس آیت کی روشنی میں یہود کا مزاج کیسا تھا ؟

جواب۔ ۱۔ طبیعت میں شرارت تھی۔ کسی چیز کو سنجیدہ نہیں لیتے تھے۔ لفظوں کو بگاڑ دیتے۔

۲۔ کسی چیز کو حرمت والا نہیں سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے علم کی محفل کی حرمت یا اُس جگہ کا تقدس نہیں سمجھتے تھے۔

3۔ اللہ کے نبی کے لیئے ان کے دلوں میں بُغض تھا۔ آپؐ سے خوش نہ تھے۔

4۔ دوسرے لوگوں کو جو وہاں آتے تھے۔ انھیں CONFUSE کرنا چاہتے تھے

5۔ اُن کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے لیئے حسد تھا۔

سوال " وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ " سے کیا مراد ہے۔ کونسے کفر کا ذکر ہے ؟

جواب۔ " اور ان کے لیئے دردناک عذاب ہے"

کُفر سے مراد اللہ کے نبی کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کا کُفر۔

آیت 105

سوال۔ " يَوَدُّ " سے کیا مراد ہے ؟

جواب۔ " کسی چیز سے تمنا کی حد تک محبت کرنا "

سوال۔ یہود دلی طور پر کیا چاہتے تھے ؟

۱۔ مسلمانوں کو اسلام سے ہٹا کر کفر پر لانا چاہتے تھے۔

۲۔ مسلمانوں کو اللہ سبحان تعالیٰ کی طرف سے کوئی خیر نہ پہنچے۔

سوال۔ " مِّنْ خَيْرٍ " سے کیا مراد ہے ؟

جواب۔ " کوئی بھلائی " اس سے مراد وحیِ الٰہی ہے۔

اہلِ کتاب چاہتے ہی نہیں تھے کہ وحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر آئے اور پوری اُمت اس سے فائدہ اٹھائے۔

سوال: "بِرَحْمَتِہٖ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد نبوت ہے۔ خیبر نبی وحی آمت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے لیئے تھی جبکہ رحمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے تھی۔

سوال: فضل کیا ہوتا ہے؟

جواب: (1) بلاوجہ کسی کے ساتھ نیکی کرنا

2. کسی کو حق سے زیادہ دینا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "میں جس پر چاہتا ہوں رحمت کرتا ہوں مگر میرا فضل عام ہے"

اس لیئے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے فضل مانگنا چاہیے۔

آیت 106

سوال: "نَنْسَخْ" سے کیا مراد ہے؟

جواب: ن۔س۔خ ایک لفظ کے دو معنی ہیں۔

لکھنا بھی ہے اور مٹانا بھی ہے۔ نسخ و منسوخ قرآن پاک کا ایک BASIC علم بھی ہے۔

سوال: نسخ کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

جواب: (1) حکم موجود رہتا ہے لیکن آیات مٹادی جاتی ہیں۔ جیسے آیتِ رجم۔

(2) لفظ باقی ہوتے ہیں مگر حکم موجود نہیں۔ جیسے سورۃ المجادلہ (65-66)۔

(3) نہ لفظ موجود ہے نہ حکم موجود ہے۔

سوال: آیات کو منسوخ کیے جانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب۔ 1. بہتر آیات کا لانا

2. وقت کی ضرورت کے مطابق احکامات لانا

سوال: تورات اور انجیل کو اللہ تعالیٰ نے کیوں محفوظ نہیں کیا؟

جواب۔ 1. یہود نے خود تحریف کر دی تھی۔

2. وہ احکامات بھی منسوخ ہو گیئے تھے۔

آیت 106

سوال۔ نسخ کن چیزوں میں نہیں ہوتا؟

جواب: ۱۔ عقیدے میں نہیں ہوتا۔

۲۔ کلیاتِ اخلاق جیسے سچائی۔ حیاء وغیرہ

3۔ قصصِ انبیاء۔

۴۔ جنت اور جہنم کے قصے۔

سوال۔ "بِخَيْرٍ مِّنْهَا" سے کیا مراد ہے؟ اسکی کوئی مثال دیں؟

جواب: اس سے مراد ہے "اس سے بہتر" جیسے

۱۔ بیوہ عورت کی عدت پہلے ایک سال تھی پھر بعد میں چار ماہ دس دن ہوگئی۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

آیت 108

سوال: سوال کیوں کیئے جاتے ہیں؟

جواب: (۱) کوئی چیز مانگنے کے لیئے سوال کرنا۔

حدیث: "جس نے بلا ضرورت کسی سے سوال کیا۔ کل قیامت کے دن اس حال میں اللہ کے سامنے آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا"

(2) علم کا سوال۔ عمل کے سوال کرنا پسندیدہ ہے۔ صحابہ اکرام اسکی بہترین مثال ہیں۔

(3) درخواست کرنا۔ موقع کی مناسبت سے ٹھیک ہوتا ہے۔

(۴) مطالبہ کرنا یا معجزہ مانگنا (یہ سوال پسندیدہ نہیں)

(5) تنقید کے لیئے سوال کرنا۔

(6) مذاق اڑانے کے لیئے سوال کرنا۔

(7) شریعت میں بحث و مباحثہ کرنا۔

اللہ نے تم پر فرائض مقرر کیئے ان کو ضائع نہ کرو۔

کچھ حدیں قائم کیں ان کو پھلانگو نہیں

کچھ باتوں میں خاموشی ہے۔ اسکی کھوج نہ کرو۔

Page#5

آیت 108

سوال۔ ایمان کو کفر سے بدلنا کیا ہے؟

جواب۔ کھلی نشانیوں اور دلیلوں سے انکار کرنا
اپنی طرف سے باتوں کو تراش خراش کر کے پیش کرنا۔ یعنی سیدھے سادھے دین کو مشکل بنادینا۔
ایسا کرنا دین کو خطرے میں ڈال دینا ہے۔ اور ایسا شخص بھٹک جاتا ہے۔

آیت 109

سوال۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو یہود کے حسد کے بارے میں بتاتے ہوئے۔ ان سے کیسا معاملہ کرنے کی تاکید کی ہے؟

جواب۔ اس آیت میں اللہ سبحان تعالی یہود کا پول کھولتے ہوئے مسلمانوں کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ
ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لیئے حسد ہے مگر تم ان کو درگزر کرو۔ اور معاف کردو
یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا فیصلہ لے آئے۔
حضرت عیسی علیہ السلام کا قول ہے۔
" فاختہ کی طرح بے ضرر رہو مگر سانپ کی طرح ہوشیار رہو"

سوال: "یَأْتِیَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ" اس سے کیا مراد ہے؟

جواب اس سے مطلب "لے آئے اللہ اپنا فیصلہ" بعض مفسر کہتے ہیں کہ اس سے مراد
بنو قریظہ کا قتل اور بنو نضیر کا جلا وطن ہونا یعنی ان کا زوال

آیت 110

سوال۔ اس آیت میں مسلمانوں کو یہود کی شرانگیزیوں سے بچنے کے لیئے کیا بتایا گیا ہے؟

جواب۔ اللہ سبحان تعالی نے اس آیت میں امت وسطی کو اللہ سے اپنا تعلق درست کرنے کی تاکید کی گئی ہے یعنی

(۱) نماز قائم کرو
(۲) زکوۃ ادا کرو
(۳) نیکیوں کی رغبت کرو

جب کوئی قوم نماز، زکوۃ اور نیکیوں کی کثرت کی طرف چلتی ہے تو اللہ کی مدد ضرور آتی ہے۔